بچّوں کے لئے عام فہم قواعد اُردو کا سلسلہ

سِراجُ القواعد

(حصّہ اوّل)

مُصنّفہ

مولوی محمد سراجُ الحق صاحب سراج (مچھلی شہری)

سابق لکچرر عربی و فارسی گورنمنٹ انٹر کالج الہ آباد

حسب ایماء منشی بشیر حسن اینڈ سنس تاجران کتب ۱۰۳ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ

خورشید تاج کمپنی ناشر کتب دینیات الہ آباد ۳

برائے افادہ طالبان اُردو شائع کیا

مطبوعہ

حمیدی پریس الہ آباد

قیمت ۵۰ پیسے

باسمہٖ سبحانہٗ

تمہید

بچّو! تم جانتے ہو کہ کوئی شخص کسی زبان کو اس وقت تک صحیح اور عمدہ نہیں بول سکتا جب تک وہ اس زبان کے قاعدے سیکھ اور جان نہ لے۔ دیکھو دوسرے ملکوں یا دوسرے صوبوں کے لوگ جب اردو بولتے ہیں تو کیسی غلط بولتے ہیں۔

زبان کے قواعد کئی طرح کے ہوتے ہیں۔ بعض قاعدے ایسے ہوتے ہیں جن کے جانے بغیر بول چال ہی غلط ہو جائے گی۔ بعضے ایسے ہوتے ہیں جن کے بغیر بولی تو درست ہوگی مگر کلام میں خوبی اور لطافت نہ پیدا ہو سکے گی۔ زبان کے ان سبھی اصول وضوابط کا نام قواعد اُردو ہے مگر ظاہر ہے کہ ان میں سب سے زیادہ ضروری قاعدے وہ ہیں جن کے جاننے سے انسان بول چال میں غلطی سے بچ جائے اور اُسے صحیح زبان بولنا آجائے۔

تم کو صحیح زبان سیکھنے کے لئے ابھی زبان کے صرف ابتدائی اور ضروری قاعدوں کا جاننا ضروری ہے۔ اگرچہ ابتدائی قواعد کے تین شعبے ہیں:۔

علم ہجا — علم صرف — علم نحو

مگر ہم اس پہلے حصہ میں ان تینوں شعبوں کے صرف ابتدائی اور ضروری ہی قاعدوں کا ذکر کرتے ہیں تاکہ تمہاری سمجھ میں آسکے۔ ان شعبوں کے بقیہ قواعد دوسرے حصّوں میں بیان کئے جائیں گے۔

سراج الحق مچھلی شہری

بابِ اوّل

علمِ ہجا

ALPHABETS

سبق اوّل - حروف ہجا

دیکھو! بچّہ جب غوں غاں کرنے لگتا ہے تو کبھی مُنھ کو اوپر کی طرف کھولتا ہے اس وقت "آ" کی سی آواز نکلتی معلوم ہوتی ہے کبھی دونوں ہونٹ ملا لیتا اور آواز نکالتا ہے تو "ب - بَب - با" جیسی آوازیں نکلنے لگتی ہیں کبھی ہونٹ ملا کر ناک میں آواز نکالتا ہے تو "م - ما" سے ملتی جُلتی آواز سمجھ میں آتی ہے کبھی زبان کو اوپر کے مسوڑھوں سے ملا کر "ل - لا" جیسی آوازیں نکالتا ہے۔

بچّہ اُس وقت کچھ کہتا نہیں ہے مگر اس کی زبان مسوڑھوں اور ہونٹھوں کے باہم ملنے اور جُدا ہونے سے آپ سے آپ یہ آوازیں پیدا ہو جاتی ہیں = البتّہ کچھ بڑے ہونے کے بعد جب یہی بچّہ شعور اور ارادہ سے اکہری آوازیں نکالتا ہے تو اِن اکہری آوازوں کو حروف ہجا اور حروف تہجّی کہتے ہیں۔

ان اکہری آوازوں کے لکھنے کے لئے ۵۱ شکلیں مقرّر کی

گئی ہیں:-

ا-ب-بھ-پ-پھ-ت-تھ-ٹ-ٹھ-ث-ج-جھ-

چ-چھ-ح-خ-د-دھ-ڈ-ڈھ-ذ-ر-ڑ-ڑھ-ز-ژ-

س-ش-ص-ض-ط-ظ-ع-غ-ف-ق-ک-کھ-گ-

گھ-ل-لھ-م-مھ-ن-نھ-و-ہ-ء-ی-ے-

ان حرفوں میں خط کشیدہ حروف ہندی زبان سے لئے گئے ہیں۔

حرف اور لفظ | بچو!- یہ تو تم سمجھ ہی گئے کہ اکہری آوازیں حرف کہلاتی ہیں جیسے ا-م-ب-ل-اب سنو کہ جب ایک سے زیادہ اکہری آوازیں ملا کر ساتھ بولی جائیں تو اُسے لفظ کہتے ہیں جیسے ما-با-لا-

مگر حرفوں سے لفظوں کے بننے میں کچھ سہاروں کی بھی ضرورت پڑتی ہے بولنے میں تو ہونٹ کے اوپر ہونے-گول بننے-نیچے ہونے کے سہارے لفظ ادا ہو جاتا ہے لیکن ان کے لکھنے کے لئے یہ چار ضروری سہارے کام میں لائے جاتے ہیں حرکت-سکون-حرکاتی حروف اور تشدید-

حرکت وسکون | رَس - دِل - اُن.

(ا) دیکھو رَس میں رَ کی آواز ہلتی اور اوپر کو اُٹھتی ہے اس سہارے کو زبر کہتے ہیں اسی لئے اسے حرف کے اوپر (...َ.) لگاتے ہیں-دِن میں دِ کی آواز ہلتی اور نیچے کو گرتی سمجھ میں آتی ہے اس سہارے کو زیر کہتے

کہتے ہیں اسی لئے اسے حرف کے نیچے (...ِ) لگاتے ہیں اُن میں ا کی آواز حلقی اور ہونٹ کے گول کر لینے سے نکلتی ہے اسی لئے اسے پیش کہتے ہیں اور اسے حرف کے اوپر گول بنا کر (...ُ) لکھتے ہیں۔ زبر۔ زیر۔ پیش کو حرکت کہتے ہیں۔

(۲) پھر غور کرو رَس میں سین پر اور دَل میں ل پر اور آن میں ن پر آواز رُکتی اور ٹھہر جاتی ہے اسے سکون کہتے ہیں۔

حرکاتی حروف | زبر۔ زیر۔ پیش چھوٹے سہارے ہوتے ہیں لیکن اگر یہی سہارے لمبے اور کھینچ کر ادا ہوں تو زبر کو الف سے اور زیر کو ی سے اور پیش کو واو سے ظاہر کرتے ہیں جیسے راس۔ دین۔ اون۔

تشدید | لیکن جب تم "ابُو" کہتے ہو تو غور کرو تم بؔ کو دو دفعہ ادا کرتے ہو ایک دفعہ تو الف کے بعد بولتے ہو اور پھر دوسری دفعہ واو سے پہلے بولتے ہو گویا یوں کہتے ہو اَب بُو اس طرح کسی حرف کو دو بار ادا کرنے کے سہارے کو تشدید کہتے ہیں اور یہ ّ ہیں حرف کے اوپر ہوتا ہے۔

پس یاد رکھو: ہجا وہ علم ہے جس سے حرفوں کی شکلیں پہچاننا۔ ان کو بولنا۔ ان کو ملانا آ جائے۔

باب دوم

فصل ا۔ علم صرف ETYMOLOGY

علم صرف وہ علم ہے جس سے بامعنی لفظوں کو مختلف شکلوں میں بدلنا

اور ان کا پہچاننا معلوم ہو جیسے ہنسنا سے ہنسی۔ ہنسوڑ۔ ہنستا ہے۔ ہنسے گا۔

سبق ۱۔ لفظ اور جُملہ

WORD AND SENTENCE

۱۔ کتاب وِتاب۔ پانی وانی۔ سچ مچ۔

۲۔ خُدا۔ ایک۔ ہے = سچ بولو۔

۱۔ دیکھو پہلی مثال میں کتاب پانی بامعنی الفاظ ہیں مگر وتاب وانی بے معنی الفاظ ہیں۔ لفظ تو دونوں کو کہتے ہیں مگر کتاب اور پانی کچھ معنی دیتے ہیں اس لئے ان کو کلمہ کہتے ہیں اور وِتاب اور وانی بے معنی ہیں ان کو مہمل کہتے ہیں۔

۲۔ دوسری مثالوں میں پہلا ٹکڑا تین بولوں یا لفظوں سے مل کر بولا گیا ہے اور ایک بات سمجھاتا ہے اسی طرح دوسرا ٹکڑا دو بولوں سے مل کر بنا ہے اور بات سمجھاتا ہے اس لئے انھیں جملہ کہتے ہیں جملہ کلموں اور معنی دار جملوں سے بنتا ہے۔

پس یاد رکھو :۔

کلمہ : معنے دار لفظ کو کہتے ہیں جیسے کتاب۔ قلم۔

مُہمل : بے معنی لفظ کو کہتے ہیں جو کسی کلمہ کے ساتھ بول دیا جاتا ہے جیسے کتاب کے ساتھ وِتاب اور قلم کے ساتھ وَلم۔

جملہ : لفظوں کا ایسا مجموعہ جس سے بات پوری سمجھ میں آجائے جیسے خُدا ایک ہے۔ سچ بولو۔ کتاب وتاب مت پڑھو۔

سوالات

۱۔ حرف اور لفظ کا فرق اور لفظ و کلمہ کا فرق بتاؤ اور مثالیں دو۔ ڈنکا

۲۔ کلمہ اور مہمل کو پہچان کر الگ کرو:۔ کھانا۔ دانہ۔ کپڑا۔ قلم۔ وبڑا۔ دلم۔ وانا۔

۳۔ جملہ کی تعریف کرو۔ کلمہ اور جملہ کا فرق بتاؤ اور مثالیں دو۔

۴۔ ان لفظوں سے جملے بناؤ:۔ خریدو۔ خط۔ بازار۔ چاقو۔ لڑکا۔ کھانا۔ سے آیا

سبق ۲۔ کلمہ کی قسمیں

Part of Speech

(۱) لڑکا۔ گھر۔ سے۔ آیا۔ (۲) مدرسہ۔ میں۔ اُستاد۔ نہیں۔ ہے۔

دیکھو اوپر کی مثالوں میں پہلے جملے میں چار اور دوسرے جملے میں پانچ لفظ ہیں۔ اگرچہ ان میں ہر ایک کلمہ ہے اور اس کے کچھ نہ کچھ معنی ہیں۔ لیکن غور کر کے دیکھو تو ان میں تین قسم کے الفاظ ہیں۔ "لڑکا۔ گھر۔ مدرسہ۔ اُستاد" یہ کلمات ایسے ہیں جن سے کوئی چیز یا شخص سمجھ میں آتا ہے۔ ایسے کلمات کو "اسم" کہتے ہیں۔ "آیا۔ نہیں ہے"۔ ایسے کلمات ہیں جن سے کام یا خبر معلوم ہوتی ہے ایسے کلمات "فعل" کہلاتے ہیں۔ اور "سے۔ میں" ایسے کلمات ہیں جو علٰحدہ تو کوئی معنی نہیں دیتے مگر جملہ میں آ کر فعل اور اسم کا باہمی تعلق بتاتے ہیں۔ ان کو "حرف" کہتے ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ:۔

۱۔ اسم۔ Noun وہ کلمہ ہے جس سے کوئی چیز کوئی شخص یا کوئی جگہ سمجھ میں آئے۔ جیسے الٰہ آباد۔ قلم۔ دوات۔ میں۔ وہ۔

یاد رکھو چیز یا شخص کو اسم نہیں کہتے۔ اسم تو وہ لفظ یا کلمہ یا آواز ہے جو آدمی کے مُنہ سے نکلے اور اس آواز یا لفظ سے جو کچھ سمجھ میں آئے وہ چیز یا شخص ہے۔

۲۔ **فعل** Verb وہ کلمہ ہے جس سے کوئی کام سمجھ میں آئے اور کوئی زمانہ بھی معلوم ہو۔ جیسے "گیا" یعنی کرنے کا وقت گذر چکا۔ "کرتا ہے" یعنی اس وقت کوئی کام کر رہا ہے۔ "کرے گا" یعنی کرنے کا وقت ابھی نہیں آیا۔

۳۔ **حرف** Letter ۔ وہ کلمہ ہے جو علیحدہ تو کوئی معنی نہ دے لیکن جملہ میں اسم اور فعل کا تعلق ظاہر کرے جیسے الٰہ آباد سے آیا۔ گھر میں ہے۔ وہ بازار تک جاتا ہے۔

تم صفحہ ۵ میں پڑھ آئے ہو کہ ا ب ج د وغیرہ حرف ہیں اور کئی حرف کے ملنے سے لفظ بنتا ہے۔ اب سنو کہ وہ حرف علم ہجا کا حرف تھا مگر علم صرف کا حرف اس لفظ کو کہتے ہیں جو معنے دار تو ہو مگر جبتک فعل اور اسم سے نہ ملے تو مطلب نہ سمجھا سکے جیسے ہیں۔ سے وغیرہ۔

سوالات

۱۔ کلمہ کی کتنی قسمیں ہیں اور کون کون۔

۲۔ اسم اور چیز میں۔ اور "ب اور میں" میں ان کے نام اور فرق بتاؤ۔

۳۔ ذیل کے کلمات میں اسم۔ فعل اور حرف کو الگ الگ بتاؤ۔

موہن سے قلم لاؤ۔ کھانا مت کھاؤ۔ گھوڑے پر مدرسے سے گھر جاؤ۔ میں الٰہ آباد سے لاہور تک جاؤں گا۔ کتاب سے ایک قصّہ پڑھو۔ لندن سے اخبار آیا ہے۔

سبق ۳- اسم کی قسمیں NOUN

(بناوٹ کے اعتبار سے)

۱- موہن - لکڑی - چاقو۔
۲- آنا - کھانا - کترنا۔
۳- آنے والا - کھایا ہوا - کترنی۔

دیکھو تینوں قسم کی مثالوں میں جتنے کلمات ہیں سب اسم ہیں مگر ان میں کچھ فرق بھی ہے۔ پہلی قسم کے الفاظ ایسے اسم ہیں۔ جو نہ خود کسی سے بنے ہیں اور نہ ان سے دوسرے الفاظ بنتے ہیں۔ ایسے اسم کو "اسم جامد" کہتے ہیں جیسے موہن - کتاب - قلم - چاقو۔

دوسری قسم کی مثالوں میں ایسے اسم ہیں جو خود تو کسی سے نہیں بنے لیکن ان سے بہت سے اور اسم و فعل بنتے ہیں۔ ایسے اسم کو "اسم مصدر" کہتے ہیں۔ جیسے آنا۔ اس سے آیا۔ آتا ہے۔ آئے گا۔ آ۔ مت آ۔ وغیرہ فعل بنتے ہیں۔ اور آنے والا - آیا ہوا - آکر - آتا ہوا وغیرہ اسم بھی بنتے ہیں۔

تیسری قسم کی مثالوں میں ایسے اسم ہیں جو مصدر سے بنتے ہیں ایسے اسم کو "اسم مشتق" کہتے ہیں جیسے آنا سے اسم مشتق آنے والا - آیا ہوا - آتا ہوا - اور آمد وغیرہ ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ :-

جامد ۔ Primitive وہ اسم ہے جو نہ خود کسی لفظ سے بنے اور نہ اس سے اور دوسرے الفاظ بنیں ۔ جیسے قلم ۔ چاقو ۔ کاغذ وغیرہ ۔

مصدر[ل] Intintive ۔ وہ اسم ہے جس سے اور اسم و فعل بنیں ۔ جیسے آنا ۔ کھانا ۔ جانا وغیرہ ۔

مشتق Derivative ۔ وہ اسم ہے جو مصدر سے بنے جیسے آنا سے آنے والا ۔ کھانا سے کھلائی ۔ کھایا ہوا وغیرہ ۔

سبق ۴ ۔ اقسام جامد

۱ ۔ تاج محل اچھی عمارت ہے ۔ احمد نیک لڑکا ہے ۔
۲ ۔ امرود اچھا پھل ہے ۔ یہ قلم میرا ہے ۔

دیکھو پہلی مثال میں تاج محل ایک خاص روضہ کا نام ہے ۔ اسی طرح احمد ایک خاص لڑکے کا نام ہے ۔ ان سے ایک خاص چیز سمجھ میں آتی ہے ۔ ایسے اسم کو "اسم معرفہ" [یا اسم خاص] کہتے ہیں ۔

دوسری مثال میں امرود اور قلم ایسے اسم ہیں جن سے کوئی خاص ہی چیز سمجھ میں نہیں آتی بلکہ ہر امرود کو امرود اور ہر قلم کو قلم کہہ سکتے ہیں ۔ ایسے اسم کو "اسم نکرہ" (یا اسم عام) کہتے ہیں ۔

پس معلوم ہوا کہ :۔

[ل] مصدر و مشتق کا بیان دوسرے حصہ میں آئے گا ۔

اسم معرفہ Proper Noun ۔ایسے اسم کو کہتے ہیں جس سے ایک خاص چیز یا شخص سمجھ میں آئے۔ جیسے احمد۔ آگرہ۔ تاج محل۔ دہلی۔ گنگا۔

اسم نکرہ Common Noun ۔ وہ اسم ہے جس سے ایک قسم کی بہت سی چیزیں یا بہت سے شخص سمجھ میں آئیں۔ جیسے آدمی۔ مکان۔ قلم۔ لڑکا۔ پھل۔ غلہ۔

یاد رکھو آدمیوں کے نام معرفہ ہوتے ہیں۔ اگر ایک ہی نام کے بہت سے آدمی ہوں تو یہ اتفاق ہے اس سے وہ نام نکرہ نہیں ہو جاتا۔

سوالات

۱۔ جامد اور مشتق میں کیا فرق ہے؟ ذیل کے الفاظ میں جامد۔ مصدر۔ مشتق تینوں کے الفاظ چنو۔

کہتے کہتے۔ بیٹھک۔ کھانے والا۔ لکڑی۔ لکھا ہوا۔ پتھر۔ کترنی۔ پتھریلا۔

۲۔ معرفہ و نکرہ کے دوسرے نام بتاؤ ہر ایک کی تعریف کرو۔ اور ہر ایک کی پانچ پانچ مثالیں دو۔

۳۔ اگر عبداللہ و کامتا پرشاد کئی لڑکوں کے نام ہوں تو بتاؤ کہ یہ نام معرفہ ہوں گے یا نکرہ۔

۴۔ ذیل کے جملوں میں سے معرفہ و نکرہ کو الگ الگ بتاؤ۔

موہن نے گورنمنٹ ہائی اسکول میں نام لکھایا۔ قلم بازار میں بکتا ہے۔ کتا بڑا جانور ہے۔ کام کرتا ہے۔ یہ قلم اچھا نہیں ہے۔

سبق ۵ معرفہ کی قسمیں

PROPER NOUN

۱۔ گنگا اور جمنا بڑے دریا ہیں۔ سعید نیک لڑکا ہے۔

۲۔ مشتاق سو رہا ہے۔ جب وہ اُٹھے گا تو بازار جائے گا۔

گنگا جمنا اور سعید اسم معرفہ ہیں لیکن اسم معرفہ کئی قسم کا ہوتا ہے۔ گنگا سعید خاص چیزوں یا شخصوں کے خاص نام ہیں ایسے معرفہ کو علم کہتے ہیں۔

دوسری مثال میں دیکھو "وہ" ایک ایسا لفظ ہے جس سے مشتاق ہی سمجھ میں آتا ہے۔ یعنی اگر نام کو ظاہر کرنا چاہیں تو یوں کہیں گے کہ "مشتاق سو رہا ہے جب مشتاق سو کر اُٹھے گا تب مشتاق بازار جائے گا" لیکن تم جانتے ہو کہ اس طرح ہم تم نہیں بولتے۔ ایک نام کو بار بار دُہرانا اچھا نہیں معلوم ہوتا اسلئے ایک چھوٹا اور مختصر سا لفظ مقرر کر لیا ہے کہ جب ایک اسم آچکے تو پھر اس کو دُہرانا نہ پڑے بلکہ اس کی جگہ وہی مختصر لفظ استعمال کریں ایسے اسم معرفہ کو ضمیر کہتے ہیں۔ جیسے وہ اسے۔ اس کو۔ وہ لوگ۔ انھیں۔ ان کو۔ تو۔ تجھے۔ تجھ کو۔ تم۔ تمھیں۔ تم کو۔ میں۔ مُجھے۔ ہم۔ ہمیں۔ ہم کو۔

دیکھو ان میں تین طرح کی ضمیریں استعمال کی گئی ہیں۔

وہ۔ وہ لوگ۔ تو۔ تم۔ میں۔ ہم۔

یہ ضمیریں تین قسم کے اسموں کے لئے بولی جاتی ہیں۔ "وہ یا وہ لوگ" ان کے لئے جو موجود نہیں ہیں۔ ان کو غائب کہتے ہیں۔ "تو اور تم" اُن کے لئے

جو موجود ہیں اور جن سے گفتگو کی جا رہی ہے۔ اُن کو حاضر کہتے ہیں"۔ "میں اور ہم" ان اسموں کے لئے جو گفتگو کر رہے ہوں اُن کو متکلم کہتے ہیں۔

اس کے علاوہ ضمیروں کی تین قسمیں حالت کے اعتبار سے اور بھی ہیں وہ "لوازم اسم" کے سبق میں معلوم ہوں گی۔

پس معلوم ہوا کہ:۔

علم Proper Name ۔ وہ اسم ہے جو کسی خاص شخص یا چیز کا خاص نام ہو۔ جیسے گنگا۔ جمنا۔ سعید۔ مشتاق۔

ضمیر Pro Noun ۔ وہ مختصر اسم ہے جو کسی اسم کی جگہ بولا جائے۔ جیسے وہ۔ اسے۔ انھیں۔ تمھیں وغیرہ۔

یاد رکھو معرفہ[1] اور علم میں فرق ہے۔ "معرفہ" وہ اسم ہے جس سے کوئی خاص شخص یا چیز معلوم ہو۔ چنانچہ ضمیر بھی معرفہ ہے۔ لیکن "علم" وہ اسم ہے جو کسی خاص چیز یا شخص کا نام ہو۔

ضمیر کی تعریف سے تم نے سمجھ لیا ہوگا کہ ضمیر کسی اسم کی جگہ تو بولی جائے مگر اسم کے ساتھ نہیں لہٰذا "وہ کتاب" میں "وہ" ضمیر نہیں ہے بلکہ اسم اشارہ ہے۔

سوالات

۱۔ ضمیر کی تعریف کرو۔

۲۔ علم اور معرفہ میں کیا فرق ہے؟ مثال دے کر بتاؤ۔

۳۔ ضمیر، علم اور معرفہ کی پانچ پانچ مثالیں دو۔

۴۔ ضمیر متکلم اور غائب کی تعریف کرو اور مثال دو۔

---

[1] معرفہ کی بقیہ قسمیں دوسرے حصہ میں آئیں گی۔

سبق ۶ ۔ نکرہ[ا] کی قسمیں

COMMON NOUN

۱ ۔ لوہا دھات ہے ۔ میں نے ہاتھی کو دیکھا ۔

۲ ۔ ہاتھی بڑا جانور ہے ۔ وہ سچا لڑکا ہے ۔

دیکھو اوپر کی مثالوں میں "لوہا ۔ دھات ۔ ہاتھی ۔ بڑا جانور ۔ لڑکا ۔ سچا ۔ یہ سب اسمائے نکرہ ہیں ۔ یعنی ان الفاظ سے کوئی ایک خاص چیز نہیں معلوم ہوتی لیکن اگر غور کرو تو معلوم ہوگا کہ ان میں دو طرح کے اسمائے نکرہ ہیں ۔

۱ ۔ لوہا ۔ دھات ۔ ہاتھی ۔ جانور ۔ لڑکا یہ ایسے الفاظ ہیں جن سے عام چیزوں کے محض نام معلوم ہوتے ہیں ایسے اسم کو اسم ذات کہتے ہیں ۔

۲ ۔ بڑا ۔ سچا" یہ الفاظ ایسے ہیں جن سے اور چیزوں کی نسبت کوئی خوبی کیفیت یا خصوصیت معلوم ہوتی ہیں ایسے اسم کو اسم صفت کہتے ہیں ۔

پس معلوم ہوا کہ :۔

اسم ذات Concrete Noun ۔ وہ اسم نکرہ ہے جس سے چیزوں کے محض نام معلوم ہوں جیسے قلم ۔ میز ۔ کاغذ ۔ رومال ۔ آدمی وغیرہ ۔

اسم صفت Adjective ۔ وہ اسم نکرہ ہے جس سے کسی ذات کی کیفیت یا خصوصیت معلوم ہو جیسے سچا ۔ جھوٹا ۔ اچھا ۔ برا ۔

سوالات

۱ ۔ اسم صفت کی تعریف کرو ۔

۲ ۔ اسم ذات اور اسم صفت کی سات سات مثالیں الگ الگ لکھ کر دکھاؤ ۔

[ا] ۔ اس کی بقیہ قسمیں دوسرے حصہ میں بیان ہوں گی ۔

سبق ۷۔ اسم صفت[1] کی قسمیں

ADJECTIVE

۱۔ اچھا لڑکا۔ بُرا آدمی۔ اونچا مکان۔ روشن سورج۔

۲۔ کشمیری دوشالہ۔ الٰہ آبادی امرود۔ سنہرا قلم۔ روپہلا گوٹہ۔

دیکھو اچھا بُرا۔ اونچا۔ روشن۔ ایسی صفتیں ہیں جو لڑکا۔ آدمی مکان سورج کی عام کیفیتیں بتاتی ہیں۔ ایسی صفت کو "صفت مشبّہ" کہتے ہیں۔ مگر کشمیری۔ الٰہ آبادی۔ سنہرا۔ روپہلا۔ ایسی صفتیں ہیں جو کسی چیز کے تعلق کے ساتھ کسی چیز کی خصوصیتیں بتاتی ہیں یعنی "کشمیری دوشالہ" کا مطلب یہ ہے کہ کشمیر سے تعلّق رکھنے والا دوشالہ۔ روپہلا گوٹہ" اس سے مُراد" یہ ہے کہ روپیہ کے رنگ سے نسبت رکھنے والا گوٹہ ایسی صفتوں کو" صفت نسبتی" کہتے ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ :-

صفت مشبّہ ADJECTIVE ۔ وہ صفت ہے جو کسی چیز یا شخص کی عام خصوصیت یا کیفیت بتائے جیسے اچھا بُرا۔ اونچا۔ نیچا۔ دھندلا۔ روشن۔

صفت نسبتی RELATIVE ADJECTIVE ۔ وہ صفت ہے جو کسی چیز کی خصوصیت کسی چیز کے تعلق سے بتائے جیسے سنہرا۔ روپہلا۔ بنارسی۔ الٰہ آبادی۔ کشمیری وغیرہ۔

سوالات

۱۔ صفت مشبّہ کی پوری تعریف بیان کرو اور اس کی مثالیں دو۔

---

[1] اس کی بقیہ قسمیں دوسرے حصّہ میں بیان ہوں گی۔

۲۔ ذیل کے الفاظ میں اسم ذات، صفت مشبہ اور صفت نسبتی کو پہچان کر لکھو۔

سچا آدمی۔ اچھا موہن۔ خاکی جسم۔ آسمانی کتاب۔ بغدادی قاعدہ۔ گنگا جمنی پردہ۔ دودھار گائے۔ دبلا گھوڑا۔ تازی کتا۔

سبق ۸۔ لوازم اسم

GENDER NUMBER CASE

۱۔ لڑکا آیا۔ لڑکی آئی۔ مرغا مرا۔ مرغی مری۔ بکرا تھا۔ بکری تھی۔

۲۔ لڑکا آیا۔ لڑکی آئی۔ لڑکے آئے۔ لڑکیاں آئیں۔

۳۔ لڑکا آیا۔ لڑکے کو مارو۔ لڑکے کی کتاب پڑھو۔

۱۔ دیکھو پہلی قسم کی مثالوں میں دو طرح کے الفاظ ہیں۔ "لڑکا۔ مرغا۔ بکرا" ان سے ایسی چیزیں سمجھ میں آتی ہیں جو نر ہیں لیکن ان کے مقابلے میں "لڑکی۔ مرغی۔ بکری" ایسے الفاظ ہیں جن سے مادہ چیزیں معلوم ہوتی ہیں۔ نر چیزوں کے اسم کو مذکر اور مادہ چیزوں کے اسم کو مؤنث کہتے ہیں۔ غرض کوئی اسم ہو یا تو وہ مذکر ہوگا یا مؤنث۔ نر و مادہ کا معلوم ہونا جنس کہلاتا ہے۔

۲۔ دوسری قسم کی مثالوں میں لڑکا اور لڑکی سے چیز کا گنتی میں ایک ہونا معلوم ہوتا ہے مگر اس کے مقابلہ میں لڑکے اور لڑکیاں کے لفظوں سے کئی چیزیں سمجھ میں آتی ہیں۔ ایک چیز کو واحد اور کئی چیز کو جمع کہتے ہیں اور کوئی اسم ہو یا تو وہ ایک چیز یا شخص کو ظاہر کرے گا یا کئی چیزوں اور شخصوں کو۔ گنتی میں ایک یا کئی کا معلوم ہونا تعداد کہلاتا ہے۔

۳۔ تیسری قسم کی مثالوں میں لڑکا ایک اسم ہے جو پہلے جملہ میں آیا کا فاعل ہے۔ پس لڑکا فاعلی حالت میں ہے۔ اور لڑکے کو مارو۔ اس جملہ میں لڑکا مارو کا مفعول ہے یعنی مارنے کا کام اس پر ہوا۔ پس اس مثال میں لڑکا مفعولی حالت میں ہے۔ تیسرے جملہ (لڑکے کی کتاب پڑھو) میں لڑکے کے ساتھ کتاب کا تعلق بتایا گیا ہے۔ پس اس مثال میں لڑکا حالت اضافی میں ہے۔ غرض کوئی اسم یا ضمیر ہو اس کی حالت یا فاعلی ہوگی یا مفعولی اور یا اضافی۔

پس معلوم ہوا کہ اسم کے لئے تین باتیں ضروری اور لازمی ہیں:۔

۱۔ **جنس** Gender ۔ اسم کا مذکر یا مؤنث ہونا۔ مذکر کی عام پہچان[۱] اسم کے آخر میں الف اور ہ ہے۔ جیسے لڑکا۔ مکہ۔ روپیہ۔ اور مؤنث کی عام پہچان۔ ی۔ ن۔ نی ہے جیسے لوہاری۔ سنارن۔ ہتھنی وغیرہ۔

۲۔ **تعداد** Number ۔ اسم کا واحد یا جمع ہونا۔ جمع کی عام پہچان ے۔ و۔ یں۔ وں۔ اں ہے۔ جیسے لڑکے لڑکو۔ کتابیں۔ لڑکوں۔ لڑکیاں۔

۳۔ **حالت** Case ۔ اسم یا ضمیر کا فاعل یا مفعول یا مضاف ہونا۔ فاعل کی عام پہچان یہ ہے کہ کسی فعل کو لے کر کون یا کس کے لفظ سے سوال کرو جو جواب میں آئے وہ فاعل ہے مثلاً زید آیا۔ اس میں ہم یہ پوچھیں کہ کون آیا؟ تو جواب ہوگا زید۔ پس زید فاعل ہے۔

اسی طرح مفعول کی شناخت یہ ہے کہ فعل کو لے کر کیا کے لفظ سے سوال کرو تو جو کچھ جواب میں آئے وہ مفعول ہوگا۔ جیسے زید نے کتاب پڑھی۔ اس میں

---

[۱] لوازم اسم کا تعلق علم صرف سے کم اور نحو سے زیادہ ہے اسکے بقیہ قواعد دوسرے حصہ میں ہیں۔

ہم پوچھیں کہ زید نے کیا پڑھا جواب ہوگا کتاب۔ پس کتاب مفعول ہے۔ اسی طرح کسی اسم کے اضافی حالت میں ہونے کی پہچان یہ ہے کہ اسم کو لے کر ہم پوچھیں "کس کا ہے" تو جواب میں اسکے مالک کا نام معلوم ہو جیسے لڑکے کی کتاب۔

سوالات

۱۔ جنس سے تم کیا سمجھتے ہو؟

۲۔ لوازم اسم کو لوازم اسم کیوں کہتے ہیں اور لوازم اسم کتنے ہیں؟

۳۔ ذیل کے جملوں میں لوازم اسم کو الگ الگ کر کے بیان کرو۔

مومن نے کتابیں پھاڑ ڈالیں۔ دریا بہہ رہے ہیں۔ مکان کو راج بنا رہا ہے۔ لڑکو تمھارا مدرسہ کہاں ہے۔

فصل ۲

فعل

VERB

سبق ۱۔ زمانہ TENSE

فعل وہ کلمہ ہے جس سے کسی وقت کے ساتھ کوئی کام معلوم ہو۔ جیسے کیا۔ کرتا ہے۔ کرے گا۔

کیا سے معلوم ہوا کہ کام کرنے کا وقت گزر چکا۔ گزرے وقت کو ماضی کہتے ہیں۔

کرتا ہے۔ سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ کام اس موجودہ وقت میں ہو رہا ہے۔ موجودہ وقت کو حال کہتے ہیں۔

کرے گا ۔ سے یہ مطلب ہے کہ کام نہ اب تک ہوا ہے اور نہ اس وقت ہوتا ہے بلکہ آئندہ زمانہ میں کام ہوگا ۔ آئندہ زمانہ کو مستقبل کہتے ہیں

پس معلوم ہوا کہ زمانے تین ہیں ۔

۱ ۔ ماضی Past ۔ وہ جس سے گزرا ہوا زمانہ معلوم ہو جیسے آیا گیا ۔ کیا ۔ سویا ۔ رویا ۔ کھایا ۔ ہنسا ۔

۲ ۔ حال Present ۔ وہ زمانہ جس سے موجودہ زمانہ سمجھا جاوے جیسے آتا ہے ۔ جاتا ہے ۔ کرتا ہے ۔ روتا ہے ۔ ہنستا ہے ۔

۳ ۔ مستقبل Future ۔ وہ زمانہ جس سے آئندہ زمانہ سمجھ میں آوے ۔ جیسے آئے گا ۔ جائے گا ۔ کرے گا ۔ روئے گا ۔ ہنسے گا ۔ تو آ ۔ تو ہنس ۔ نہ جا ۔

سوالات

۱ ۔ زمانے کتنے ہیں ۔

۲ ۔ ذیل کے جملوں میں فعلوں کے زمانے بتاؤ ۔

زید ہنسا ۔ موہن نے کھانا نہیں کھایا ۔ تو مت ہنس ۔ وہ ہنستا رہا ۔ وہ ہنسے گا ۔

سبق ۴ ۔ فاعل مفعول

SUBJECT OBJECT

۱ ۔ احمد آیا ۔ موہن گیا ۔ سوہن بیٹھا ۔

۲ ۔ احمد نے کتاب پڑھی ۔ موہن نے فقیر کو پیسہ دیا ۔

ہر فعل کے ساتھ کسی اسم کا آنا ضروری ہے ۔ تاکہ فعل سے اس کا تعلق

معلوم ہو اور بات بھی پوری ہو جائے۔ ایسے تعلق والے اسم دو ہوتے ہیں۔
(۱) وہ جس نے کام کیا ہو یعنی کام کرنے والا۔ (۲) وہ جس پر کام کا اثر پڑا ہو۔

دیکھو پہلے جملوں میں آیا۔ گیا اور بیٹھا کے ساتھ احمد موہن اور سوہن کا ذکر ہے یعنی احمد نے آنے کا کام کیا۔ یا یوں کہو احمد آنے والا ہے۔ اور موہن نے جانے کا کام کیا ہے یا یوں سمجھو کہ جانے والا موہن ہی ہے اور سوہن نے بیٹھنے کا کام کیا یا یوں کہو کہ بیٹھنے والا سوہن ہی ہے۔ ایسے اسم کو فاعل کہتے ہیں۔

دوسرے جملوں میں پڑھی کے ساتھ دو اسموں کا ذکر ہے ایک احمد کا جو فاعل ہے اور جس نے پڑھنے کا کام کیا ہے اور دوسری کتاب کا جس پر پڑھنے کا کام پڑا ہے اسی طرح دیا کے ساتھ تین اسموں کا ذکر ہے ایک موہن کا جو فاعل ہے اور جس نے دینے کا کام کیا ہے اور دوسرے فقیر اور پیسہ کا جس پر دینے کا کام پڑا ہے ایسے اسموں کو مفعول کہتے ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ۔

فاعل SUBJECT - وہ اسم ہے جس نے کوئی کام کیا ہو۔ جیسے اوپر کے جملوں میں احمد آنے اور پڑھنے کا فاعل ہے موہن جانے اور دینے کا اور سوہن بیٹھنے کا۔

مفعول Object - وہ اسم ہے جس پر کام کا اثر پڑا ہو جیسے اوپر کے جملوں میں کتاب پڑھنے کا مفعول ہے اور فقیر اور پیسہ، دینے کے مفعول ہیں۔

فاعل اور مفعول کی پہچان

فاعل ۔ دیکھو اگر ہم اوپر کے جملوں کو لے کر یوں پوچھیں کہ کون آیا؟ تو جواب ملے گا احمد ۔ یا پوچھیں کون گیا؟ تو تم کہو گے موہن ۔ یا پوچھیں ۔ کون بیٹھا ۔ تو کہو گے سوہن یا پوچھیں کس نے کتاب پڑھی؟ کہو گے احمد نے ۔ یا پوچھیں کس نے فقیر کو پیسہ دیا تو کہو گے موہن نے ۔

پس معلوم ہوا ۔

فاعل کی پہچان یہ ہے کہ وہ کون یا کس نے کے جواب میں بولا جائے ۔ کبھی اس کے ساتھ "نے" آتا ہے اور کبھی نہیں ۔

مفعول کی پہچان یہ ہے کہ اگر ہم پوچھیں کہ احمد نے کیا پڑھا؟ تو جواب ملے گا کتاب ۔ یا پوچھیں کہ موہن نے کسے (کس کو) دیا اور کیا دیا؟ تو تم کہو گے فقیر کو دیا اور پیسہ دیا ۔

پس معلوم ہوا ۔

مفعول کی پہچان یہ ہے کہ وہ کسے یا کس کو یا کیا کے جواب میں آئے ۔ اس کے ساتھ کبھی "کو" آتا ہے اور کبھی نہیں ۔

سوالات

۱ ۔ فاعل و مفعول کے پہچاننے کا کیا طریقہ ہے؟

۲ ۔ فاعل و مفعول کی کچھ علامتیں ہوں تو بتاؤ؟

۳ ۔ فاعل اور مفعول کی پوری طرح تعریف کرو ۔

سبق ۳۔ فعل کی قسمیں (معنی کے لحاظ سے)

VERBS

۱۔ سعید آیا۔ رشید ہنسا۔

۲۔ حمید نے خط لکھا۔ فرید نے سیب کھایا۔

۳۔ وحید موجود ہے۔ مجید دیوانہ ہوگیا۔

دیکھو پہلی قسم کے فعل آیا اور ہنسا تو صرف فاعل کو چاہتے ہیں یعنی ان کے فاعل کے بیان کر دینے کے بعد بات پوری ہوگئی ایسے فعل کو لازم کہتے ہیں۔

دوسری قسم کے فعلوں کو فاعلوں کے علاوہ مفعول کی ضرورت بھی پڑی۔ لکھا کے ساتھ اگر ہم اتنا ہی کہیں کہ حمید نے لکھا تو بات اچھی طرح سمجھ میں نہیں آئی کہ حمید نے کیا لکھا جب یہ کہدیا کہ حمید نے خط لکھا تو بات پوری ہوگئی اسی طرح فرید نے کھایا اس کے ساتھ جب تک سیب یا اور کوئی لفظ مفعول نہ بیان ہو تو مطلب نہیں سمجھ میں آتا ایسے فعلوں کو فعل متعدّی کہتے ہیں۔

تیسری قسم کے فعل ایسے ہیں کہ اگرچہ صرف فاعل پر ختم نہیں ہوجاتے مگر مفعول کو بھی نہیں چاہتے بلکہ ان کو کسی اور ایسے لفظ کی ضرورت ہوتی ہے جس سے بات پوری ہو ایسے فعل کو فعل ناقص کہتے ہیں اور اس لفظ کو خبر کہتے ہیں۔ اوپر کے جملوں میں "ہے" اور "ہیں" کا مطلب اس وقت تک پورا سمجھ میں نہیں آتا جب تک موجود اور دیوانہ کے الفاظ نہ بڑھائے جائیں گے۔

پس معلوم ہوا کہ فعل تین طرح کے ہوتے ہیں۔

لازم Intransitive - وہ فعل ہے جس میں صرف فاعل کی ضرورت ہو۔

متعدی Transitive - وہ فعل ہے جس میں فاعل کے علاوہ مفعول کی ضرورت بھی ہو۔

ناقص Verb to be - وہ فعل ہے جس میں فاعل کے علاوہ خبر کی ضرورت بھی ہو۔

یاد رکھو فعل لازم کے جملہ میں کم سے کم دو لفظ ہوں گے فعل اور فاعل۔ فعل متعدی کے جملہ میں تین الفاظ ہوں گے فعل۔ فاعل مفعول۔ فعل ناقص کے جملہ میں بھی تین الفاظ ہوں گے مبتدا (فعل ناقص کا فاعل) خبر۔ فعل ناقص۔

سوالات

۱۔ فعل ناقص و فعل متعدی میں کیا فرق سمجھتے ہو۔

۲۔ فعل ناقص کے فاعل کو کیا کہتے ہیں؟

سبق ۴۔ فعل کی قسمیں (ساخت کے لحاظ سے)

VERBS

۱۔ آیا۔ گیا۔ دیکھا۔ کھایا۔

۲۔ آئے۔ جائے۔ دیکھے۔ کھائے۔

۳۔ آتا ہے۔ جاتا ہے۔ دیکھتا ہے۔ کھاتا ہے۔

۴۔ آئے گا۔ جائے گا۔ دیکھے گا۔ کھائے گا۔

۵۔ آ۔ جا۔ دیکھ۔ کھا۔

۶۔ مت آ۔ نہ جا۔ مت دیکھ۔ نہ کھا۔

دیکھو اوپر کے تمام فعل مصدر سے بنے ہیں مگر تمام افعال الگ الگ طرح کے ہیں۔ پہلی قسم کے فعل تو ایسے ہیں جن سے فعل کا گزشتہ زمانہ میں ہونا معلوم ہوتا ہے اس کو فعل ماضی کہتے ہیں۔

دوسری قسم کے فعل ایسے ہیں جن میں آئندہ زمانہ اور موجودہ زمانہ دونوں پائے جاتے ہیں۔ جاے کے معنی ہیں آئندہ زمانہ میں جائے ایسے فعل کو مضارع کہتے ہیں [اس میں زیادہ مستقبل کا زمانہ پایا جاتا ہے اور حال کا زمانہ بہت کم]

تیسری قسم کے فعل سے صرف موجودہ زمانہ معلوم ہوتا ہے۔ آتا ہے کے معنی یہ ہیں کہ وہ اس وقت آنے کا کام کر رہا ہے۔ اس کو فعل حال کہتے ہیں۔

چوتھی قسم کے فعل سے صرف آئندہ زمانہ معلوم ہوتا ہے۔ دیکھے گا کے معنی یہ ہیں کہ دیکھنے کا کام وہ آئندہ زمانہ میں کرے گا۔ اس کو فعل مستقبل کہتے ہیں۔

پانچویں قسم کے افعال سے سمجھ میں آتا ہے کہ آیندہ زمانہ میں کسی کام کے کرنیکا حکم دیا جا رہا ہے۔ جیسے دیکھ۔ اس کے معنی ہیں کہ حکم دینے کے بعد آیندہ زمانہ میں دیکھنے کا کام کر۔ ایسے فعل کو فعل امر کہتے ہیں۔

چھٹی قسم کے فعلوں سے آئندہ زمانہ میں کسی کام سے روکنے کا مطلب سمجھ میں آتا ہے جیسے نہ کھا یعنی حکم دینے کے بعد آئندہ زمانہ میں کھانے کا کام نہ کر۔ یہ فعل نہی ہے۔

پس معلوم ہوا کہ بناوٹ[1] کے لحاظ سے فعل کی چھ قسمیں ہیں۔

ماضی PAST ۔ وہ فعل ہے جس سے کام کا گزرے ہوئے زمانہ میں ہونا معلوم ہو۔

مضارع RIORIST ۔ وہ فعل ہے جس سے کام کا آئندہ اور موجودہ زمانوں میں ہونا معلوم ہو۔

حال PRESENT ۔ وہ فعل ہے جس سے کام کا صرف موجودہ زمانہ میں ہونا معلوم ہو۔

مستقبل FUTURE ۔ وہ فعل ہے جس سے کام کا صرف آئندہ زمانہ میں ہونا معلوم ہو۔

امر IMPERATIVE ۔ وہ فعل ہے جس سے آئندہ زمانہ میں کسی کام کا حکم دیا جانا معلوم ہو۔

نہی PROHIBTIVE ۔ وہ فعل ہے جس سے آئندہ زمانہ میں کسی کام سے روکنا معلوم ہو۔

ان فعلوں کے بنانے کے قاعدے

ماضی ۔ مصدر سے اس طرح بنتی ہے کہ علامت مصدر "نا" گرا کر کہیں

---

[1] یاد رکھو یہ قسمیں شکل اور بناوٹ کے لحاظ سے ہیں ورنہ ان تمام فعلوں میں زمانے وہی تین ہیں اور زمانے کے لحاظ سے ان چھوؤں قسموں کی تقسیم بھی وہی تین قسموں پر ہو جاتی ہیں۔ ماضی تو گزرے ہوئے زمانہ کو بتاتی ہے اور حال موجودہ زمانہ کو۔ اس کے بعد مستقبل۔ مضارع۔ امر۔ نہی یہ چاروں آئندہ زمانہ کو بتاتے ہیں۔

الف بڑھا دیتے ہیں جیسے لکھنا سے لکھا۔ پڑھنا سے پڑھا۔ ہنسنا سے ہنسا۔ کبھی یا بڑھا دیتے ہیں جیسے لانا سے لایا۔ کھانا سے کھایا۔ رونا سے رویا۔ لیکن دو مصدروں سے ماضی نئی طرح بنتی ہے جانا اور کرنا سے ماضی بنتی تو چاہیے تھی جایا اور کرا مگر جانا سے ماضی گیا آتی ہے اور کرنا سے کیا۔

مضارع۔ مصدر سے اس طرح بنتا ہے کہ علامت مصدر نا گرا کر

(۱) کہیں ے بڑھا دیتے ہیں جیسے کرنا سے کرے، مرنا سے مرے۔

(۲) کہیں وے یا ئے بڑھا دیتے ہیں جیسے کھانا سے کھاوے یا کھائے۔ جانا سے جاوے یا جائے۔

حال۔ مصدر سے اس طرح بنتا ہے کہ علامت مصدر نا گرا کر مادہ کے بعد تا ہے بڑھا دیتے ہیں جیسے آنا سے آتا ہے۔

مستقبل۔ مضارع سے بنتا ہے اس طرح کہ مضارع کے بعد گا بڑھا دیں جیسے آئے گا۔ جائے گا۔

امر۔ مصدر سے اس طرح بنتا ہے کہ علامت مصدر نا گرا دیں جیسے کھانا سے کھا۔ دیکھنا سے دیکھ۔

نہی۔ امر سے بنتی ہے اس طرح کہ امر سے پہلے نہ یا مت لگا دیں جیسے نہ کھا۔ مت دیکھ۔

سوالات

۱۔ فعل کی قسمیں بناوٹ کے لحاظ سے کتنی ہیں۔

۲۔ بناوٹ کے لحاظ سے جو قسمیں فعل کی ہیں ان کو زمانہ کے لحاظ سے تقسیم کرو۔

۳۔ مضارع۔ نہی۔ ماضی کے بنانے کے قاعدے لکھو۔

سبق ۵۔ فعل ماضی کی قسمیں

PAST TENSES

۱۔ زید آیا۔ حمید نے کھانا کھایا۔

۲۔ زید آیا ہے۔ حمید نے کھانا کھایا ہے۔

۳۔ زید آیا تھا۔ حمید نے کھانا کھایا تھا۔

۴۔ زید آتا تھا۔ حمید کھانا کھاتا تھا۔

۵۔ زید آیا ہوگا۔ حمید نے کھانا کھایا ہوگا۔

۶۔ زید آتا۔ حمید کھانا کھاتا۔

دیکھو اوپر کی تمام قسموں کے فعل، فعل ماضی ہی ہیں لیکن سب میں لفظوں کے لحاظ سے بھی اور معنوں کے لحاظ سے بھی کچھ کچھ فرق ہے۔

پہلی مثال میں آیا اور کھایا سے صرف اتنا ہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام گزشتہ زمانہ میں ہوا اور بس۔ گزشتہ زمانہ کے ساتھ اور کوئی بات نہیں معلوم ہوتی۔ اس کو ماضی مطلق PAST TENSE کہتے ہیں۔

دوسری مثال میں آیا ہے اور کھایا ہے سے کام کے گزشتہ زمانہ میں ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس کو ہوئے بہت دیر نہیں ہوئی ایسے ماضی کو ماضی قریب PRESENT PERFECT کہتے ہیں۔

تیسری مثال میں آیا تھا اور کھایا تھا سے کام کے گزشتہ زمانے میں ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بھی سمجھ میں آتا ہے کہ اس کو ہوئے بہت دیر ہو چکی ہے

ایسی ماضی کو **ماضی بعید** PAST PERFECT کہتے ہیں۔

چوتھی مثال میں آتا تھا اور کھاتا تھا سے کام کے گزشتہ زمانہ میں ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام کچھ مدّت تک برابر ہوتا رہا اور کام ختم نہیں ہوا تھا ایسی ماضی کو **ماضی ناتمام یا استمراری** PAST IMPERFECT کہتے ہیں۔

پانچویں مثال میں آیا ہوگا اور کھایا ہوگا سے کام کے گزشتہ زمانہ میں ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بھی سمجھ میں آتا ہے کہ اس کام کے ہونے میں شک ہے صحیح طور پر معلوم نہیں کہ ہوا یا نہیں ایسی ماضی کو ماضی احتمالی PAST DUBIOUS کہتے ہیں۔

چھٹی مثال میں آتا اور کھاتا سے گزشتہ زمانہ میں اس کام کی تمنا معلوم ہوتی ہے یعنی تمنّا تھی کہ گزشتہ زمانہ میں وہ آتا اور آرزو تھی کہ گزشتہ زمانہ میں وہ کھاتا۔ ایسی ماضی کو **ماضی تمنّائی** PASS SUBJENCTIVE ILLATIVE کہتے ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ ماضی کی چھ قسمیں ہیں۔

ماضی مطلق۔ (ماضی کے لفظ سے یہی مراد ہوتی ہے) وہ ماضی ہے جس سے کام کا گزشتہ زمانہ میں ہونا معلوم ہونا معلوم ہو۔ اور اُس کے ساتھ کوئی قید نہ ہو جیسے آیا۔ کھایا۔ پیا۔

ماضی قریب۔ وہ ماضی ہے جس سے معلوم ہو کہ کام کو ہوئے تھوڑی دیر ہوئی جیسے آیا ہے۔ گیا ہے۔

ماضی بعید۔ وہ ماضی ہے جس سے معلوم ہو کہ کام کو ہوئے بہت دیر ہو چکی جیسے آیا تھا۔ گیا تھا۔

ماضی ناتمام۔ وہ ماضی ہے جس سے معلوم ہو کہ کام لگاتار کچھ دیر تک ہوتا رہا اور اس کا ہونا ختم نہیں ہوا۔ جیسے آتا تھا۔ جاتا تھا۔

ماضی احتمالی ۔ وہ ماضی ہے جس سے معلوم ہو کہ کام کے ہونے میں شک ہے جیسے آیا ہو گا۔ گیا ہو گا۔

ماضی تمنائی ۔ وہ ماضی ہے جس سے معلوم ہو کہ گزشتہ زمانہ میں کام کی تمنا تھی۔ جیسے آتا کھاتا۔

سوالات

۱۔ ماضی مطلق اور بقیہ ماضیوں میں کیا فرق ہے۔

۲۔ ماضی ناتمام اور تمنائی میں فرق بتاؤ؟

۳۔ ماضی بعید و احتمالی کی تعریف کرو۔

۴۔ ماضی قریب و احتمالی اور تمنائی کی ۴-۴ مثالیں لکھو۔

فصل ۳

حرف LETTER

تم پڑھ چکے ہو کہ حرف وہ کلمہ ہے جو علیٰحدہ مستقل معنی نہ دے لیکن جملہ میں آ کر اسم اور فعل کا باہم تعلق بتائے۔ حرف کئی قسم کے ہوتے ہیں مگر ان میں کثرت سے آنے والے حروف یہ آٹھ ہیں۔

(۱) حرف جار PREPOSITION

کتاب میں لکھا ہے۔ زید اسکول سے آیا۔ حمید مکان پر ہے۔

دیکھو میں ۔ سے ۔ پر تین حروف ہیں ۔ اگر ان کو علٰحدہ علٰحدہ کہا جائے تو ان سے کوئی مستقل معنی سمجھ میں نہیں آتے لیکن جملوں میں آکر اسم و فعل کا تعلق بتاتے ہیں ۔ میں کا لفظ کتاب اور لکھا ہے ۔ میں تعلق ظاہر کرتا ہے ۔ سے کا لفظ اسکول اور آیا میں تعلق بتاتا ہے پر کا لفظ مکان اور رہتے میں تعلق بتاتا ہے ۔ ایسے حروف کو حرف جار کہتے ہیں اور جس اسم کے ساتھ یہ حروف آئیں اُسے مجرور کہتے ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ :-

حرف جار ۔ وہ حرف ہے جو کسی اسم کے ساتھ آکر اسم اور فعل کا تعلق بتائے۔

حروف جار یہ ہیں ۔ میں ۔ اندر ۔ پر ۔ اوپر ۔ تک ۔ تلک سے ۔ کو ۔ لئے وغیرہ۔

(۲) حرف عطف CONJUNCTION

کتاب اور قلم لاؤ ۔ تم آؤ یا اپنے بھائی کو بھیجو ۔ پہلے پڑھ لو پھر کھیلو۔

پہلے جملے میں اور کے لفظ نے کتاب اور قلم کو ایک حکم میں شامل کر دیا ہے ۔ یا کے لفظ نے تم اور بھائی کو ایک بات میں ملا دیا ہے ۔ پھر کے لفظ نے پڑھ لو اور کھیلو کو جوڑ دیا ہے ایسے الفاظ کو حرف عطف کہتے ہیں۔

جن دو لفظوں میں حرف عطف آتا ہے اُن میں پہلا حرف معطوف علیہ کہلاتا ہے دوسرا معطوف ۔

پس معلوم ہوا کہ :-

حرف عطف ۔ وہ حرف ہے جو لفظوں یا جملوں کے ملانے کا

کام کرے۔

حرف عطف یہ ہیں۔ و۔ اور۔ یا۔ پھر۔ کبھی۔ بلکہ۔

(۳) حرف ندا VOCATIVE

ارے لڑکے! شرارت نہ کر۔ اے آدمی خُدا سے ڈر۔ خُداوندا! ہمارے گناہ معاف کر دے۔

ان جملوں میں ارے کے لفظ سے ہم نے لڑکے کو پکارا ہے۔ اور اے کے لفظ سے آدمی کو۔ اسی طرح خُدا کو پکارنے کے لئے خداوند کے بعد الف لگایا۔ ایسے حروف کو حرف ندا کہتے ہیں اور جس کو پکاریں اُس کو منادیٰ۔

پس معلوم ہوا کہ:-

حرف ندا۔ وہ حرف ہے جس سے کسی کو پکاریں۔

حروف ندا یہ ہیں۔ اے۔ ارے۔ او۔ اجی۔ ابے۔ میں وغیرہ۔

(۴) حرف نُدبہ EXCLAMATIVE

ہائے بیٹے! تجھے کیا ہوگیا۔ آہ! درد سے جان نکلی جاتی ہے۔

دیکھو ان جملوں میں ہائے اور آہ ایسے لفظ ہیں جو رنج اور افسوس کے لئے بولے گئے ہیں ایسے حروف کو حرف ندبہ کہتے ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ:-

حروف ندبہ۔ وہ حرف ہے جو رونے اور افسوس ظاہر کرنے

کے لئے بولا جائے۔
حروف ندبہ یہ ہیں۔ آہ۔ اے۔ ہے ہے۔ ہائے ہائے۔ اُف۔ افوہ وغیرہ۔

(۵) حرف قَسَم

بخدا! میں وہاں نہیں جاؤں گا۔ اللہ کی قسم۔ میں نے تمہاری کتاب نہیں لی۔ واللہ میں نے یہ نہیں کہا۔
دیکھو! بخدا میں ب اور واللہ میں و قسم کے معنی دیتے ہیں۔ بخدا اور واللہ کے معنی ہیں اللہ کی قسم۔ ایسے حروف کو حرف قسم کہتے ہیں۔
پس معلوم ہوا کہ:۔
حرف قسم۔ وہ حرف ہے جو قسم کھانے کے لئے بولا جائے۔
حروف قسم یہ ہیں۔ ب۔ و۔ قسم۔ خدا گواہ۔ خدا شاہد ہے وغیرہ۔

(۶) حرف علت

ILLATIVE CONJUNCTION

چونکہ وہ غریب ہے اس لئے سب اس کو برا سمجھتے ہیں۔ زید سے سب نفرت کرتے ہیں کیونکہ وہ شریر ہے۔ موہن مدرسہ نہیں آیا اس لئے کہ وہ بیمار ہے۔
دیکھو! وہ غریب ہے یہ سبب ہے اس کا کہ سب اس کو برا سمجھتے ہیں۔ زید شریر ہے یہ وجہ ہے کہ سب اس سے نفرت کرتے ہیں۔ موہن

بیمار ہے اس علت سے وہ مدرسہ نہیں آسکا۔ اِن جملوں میں ایک بات کا سبب بتانے کے لئے چونکہ۔ کیونکہ۔ اس لئے کہ استعمال کئے گئے ہیں۔ ایسے حروف کو حرف علت کہتے ہیں۔

تنبیہ۔ یاد رکھو حرف علت کے لئے ضروری ہے کہ اس کے بعد "کہ" ہو جیسے چونکہ۔ کیونکہ۔ اس لئے کہ۔ اس واسطے کہ وغیرہ۔ لہٰذا۔ اس لئے۔ اور اس واسطے حرف علت نہیں ہیں خوب یاد رکھو۔

پس معلوم ہوا کہ:۔
حرف علت۔ وہ حرف ہے جو کسی بات کا سبب ظاہر کرنے کیلئے بولا جائے۔
حروف علت یہ ہیں۔ چونکہ۔ کیونکہ۔ اس لئے کہ۔ اس واسطے کہ وغیرہ۔

(۷) حرف شرط CONDITIONARY

اگر تم محنت کرو گے تو کامیاب ہو گے۔ اب جو تم وہاں گئے تو میں تم کو پیٹوں گا۔

دیکھو ان جملوں میں اگر جو ایسے حروف ہیں جو بتاتے ہیں کہ کامیاب ہونا اور پیٹا جانا کن باتوں پر موقوف ہے یعنی تم کامیاب کب ہو گے جب محنت کرو گے۔ یا یوں سمجھو کہ کامیاب ہونے کی شرط محنت کرنا ہے۔ اسی طرح تم کب پیٹے جاؤ گے جب وہاں جاؤ گے یا یوں سمجھو کہ پیٹے جانے کی شرط وہاں جانا ہے۔ پس اگر اور جو وغیرہ حروف شرط کہلاتے ہیں۔ لیکن ان شرطوں کے بعد یہ بتایا گیا ہے کہ محنت کا بدلہ کامیاب ہونا ہے اور

وہاں جانے کا بدلہ پیٹا جانا ہے اس بدلہ کو ظاہر کرنے کے لئے کہیں تو کا لفظ ہے اور کہیں نہیں ہے ایسے حرف کو حرف جزا کہتے ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ :-

حرف شرط - وہ حرف ہے جو شرط ظاہر کرنے کے لئے آئے جیسے اگر۔ جو۔

حرف جزا - وہ حرف ہے جو شرط کا بدلہ ظاہر کرنے کے لئے آئے جیسے تو۔ تب۔

(۸) حرف استثنا EXCEPTIONARY

میں نے تمام شہروں کو دیکھا۔ مگر دہلی نہیں دیکھی۔ محمود کے سوا سب ہوشیار ہیں۔ دیکھو مگر اور سوا ایسے حروف ہیں جو دہلی اور محمود کو ایک بات سے الگ کر رہے ہیں۔ ایسے حرف کو حرف استثنا کہتے ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ :-

حرف استثنا - وہ حرف ہے جو علیحدگی ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے۔

حرف استثنا یہ ہیں۔ مگر۔ لیکن۔ پر۔ بجز۔ سوا۔ علاوہ۔ وغیرہ۔

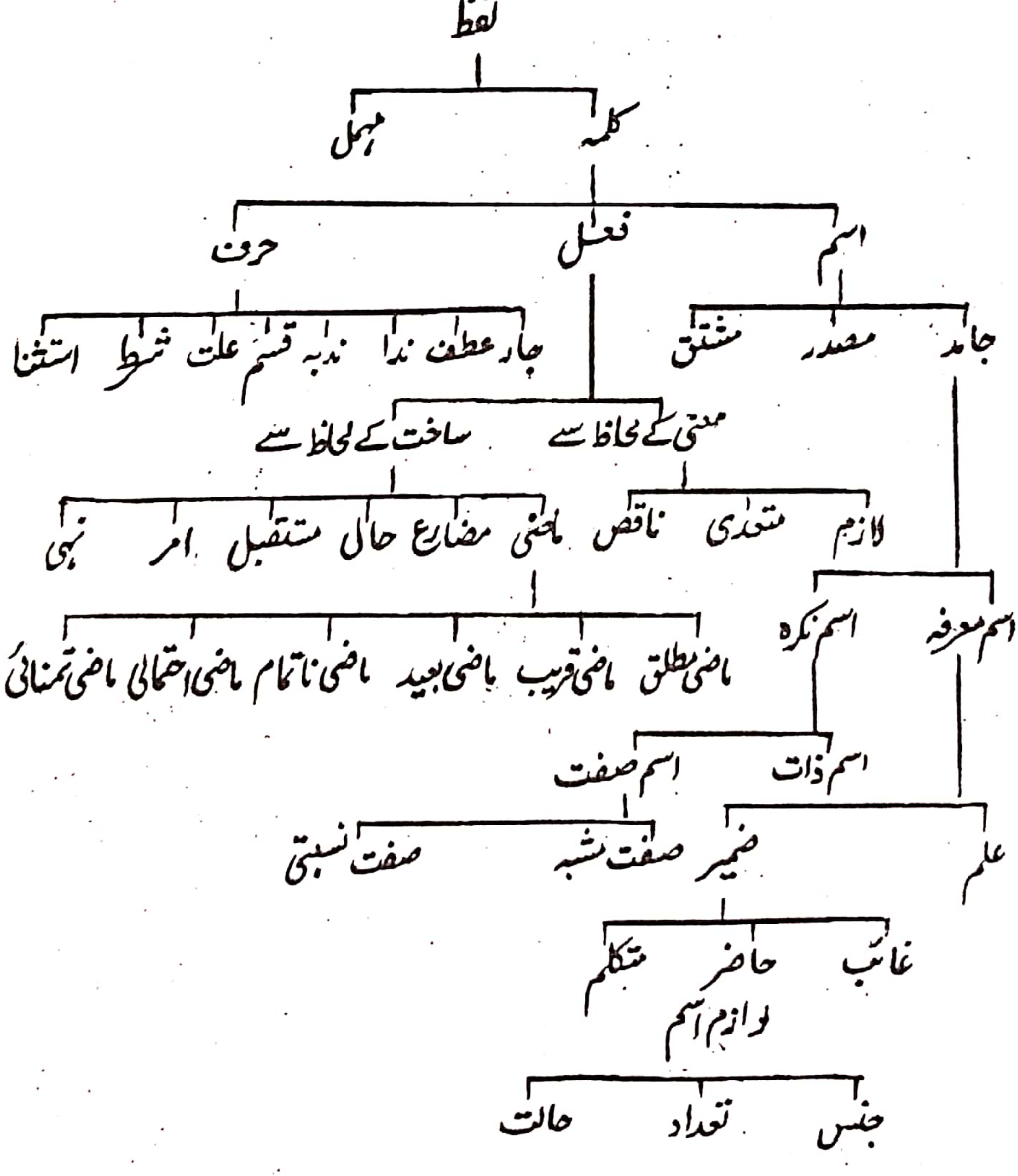
یہاں علم صرف کی بحث ختم ہوگئی اس سے معلوم ہوا کہ :-

علم صرف - وہ علم ہے جس میں لفظوں اور کلموں کا بیان ہو۔

اس سے فائدہ یہ ہے کہ صحیح لفظوں کا بنانا اور پہچاننا آجاتا ہے۔

علم صرف کا پورا شجرہ

صرف کا بیان چونکہ ختم ہو چکا ہے اس لئے ہم خلاصہ کے طور پر یکجا تمام اقسام کلمہ کو لکھے دیتے ہیں تاکہ پچھلے پڑھے ہوئے تمام سبق تم کو دوبارہ یاد ہو جائیں اور اُن کی مدد سے تم کو تحلیل کرنے میں آسانی ہو۔



تحلیل صرفی PARSING

تحلیل صرفی کا مطلب یہ ہے کہ جملہ کے ہر ہر لفظ کو الگ الگ پہچانو کہ یہ کس قسم کا لفظ ہے؟

ظاہر ہے کہ لفظ یا اسم ہوگا یا فعل یا حرف۔

۱۔ اسم ہو تو دیکھو کہ
- جامد ہے یا مصدر یا مشتق۔
- جامد ہے تو دیکھو معرفہ ہے یا نکرہ۔
- معرفہ ہو تو دیکھو علم یا ضمیر
- ضمیر ہو تو دیکھو غائب ہے یا حاضر یا متکلم
- نکرہ ہو تو دیکھو اسم ذات ہے یا اسم صفت۔
- پھر اسم صفت ہو تو دیکھو صفت مشبّہ ہے یا صفت نسبتی۔

۲۔ اسم کے ساتھ لوازم اسم بتاؤ کہ اس اسم کی جنس۔ تعداد اور حالت کیا ہے۔

۳۔ فعل ہو تو دیکھو کہ
- لازم ہے یا متعدی یا ناقص۔
- پھر یہ دیکھو کہ ماضی ہے یا مضارع یا حال یا مستقبل یا امر یا نہی۔
- اگر ماضی ہو تو یہ بھی بتاؤ کہ ماضی مطلق ہے یا ماضی قریب یا ماضی بعید یا ماضی ناتمام یا ماضی احتمالی یا ماضی تمنائی

۴۔ حرف ہو تو دیکھو کہ وہ حرف جار ہے یا حرف عطف یا حرف ندا۔ یا حرف ندبہ یا حرف قسم یا حرف علت یا حرف شرط یا حرف استثنا۔

تحلیل کا نمونہ

۱۔ اے لڑکو! شرارت نہ کرو۔

اے۔ حرف۔ حرف ندا۔

لڑکو۔ اسم۔ جامد۔ نکرہ۔ اسم ذات۔ مذکر۔ جمع۔ حالت مفعولی۔

شرارت۔ اسم۔ جامد۔ نکرہ۔ مؤنث۔ واحد۔ حالت مفعولی۔

نہ کرو۔ فعل۔ متعدی۔ نہی۔

۲۔ الہ آبادی امرود اچھا ہوتا ہے۔

الہ آبادی۔ اسم۔ جامد۔ نکرہ۔ اسم صفت۔ صفت نسبتی۔

امرود۔ اسم۔ جامد۔ نکرہ۔ اسم ذات۔ مذکر۔ واحد۔ حالت فاعلی۔

اچھا۔ اسم۔ جامد۔ نکرہ۔ اسم صفت۔ صفت مشبہ۔ مذکر۔ واحد۔

ہوتا ہے۔ فعل۔ ناقص۔ حال۔

۳۔ میں گھوڑے پر نہیں چڑھتا۔

میں۔ اسم۔ جامد۔ معرفہ۔ ضمیر۔ متکلم۔ واحد۔ حالت فاعلی۔

گھوڑے۔ اسم۔ جامد۔ نکرہ۔ اسم ذات۔ مذکر۔ واحد۔ حالت مفعولی (مجرور)

پر۔ حرف۔ حرف جار۔

نہیں چڑھتا۔ فعل۔ متعدی۔ حال۔

باب سوم

علم نحو SYNTAX

سبق ۱۔ مفرد و مرکّب

(۱) لڑکا (۲) اچّھا لڑکا (۳) اچّھا لڑکا آیا۔

دیکھو پہلی مثال میں ایک کلمہ ہے دوسری مثال میں دو کلمے ہیں۔ اور تیسری مثال میں تین کلمے ہیں۔ اگرچہ دوسری مثال میں دو کلمے اور تیسری مثال میں تین کلمے ہیں مگر خیال کرو تو یہ دونوں یا تینوں کلمے بھی الگ الگ کلمے ہیں۔ الگ ایک کلمہ کو مفرد کہتے ہیں اور دو یا زیادہ کلموں کو مرکّب کہتے ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ :۔

مفرد۔ ایک کلمہ کو کہتے ہیں۔

مرکّب۔ دو یا دو سے زیادہ کلموں کو کہتے ہیں۔

مرکّب دو کلموں سے کم کا نہیں ہوتا اور زیادہ کلموں کی کوئی حد مقرّر نہیں۔

سبق ۲۔ مرکّب کی قسمیں

۱۔ اچھا لڑکا۔

۲۔ اچھا لڑکا آیا۔

دیکھو پہلی مثال میں اچھا لڑکا ایک مرکب ہے مگر یہ مرکب ایسا ہے کہ اس سے کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی اگر ہم اتنا ہی کہہ کر رُک جائیں تو سُننے والے کو انتظار رہے گا کہ اچھا لڑکا کیا ہوا؟ ایسے مرکب کو **مرکب ناقص** COMPOUND کہتے ہیں۔

لیکن دوسری مثال کو دیکھو جب ہم یہ کہہ دیں کہ اچھا لڑکا آیا تو اب بات پوری سمجھ میں آگئی۔ سُننے والے کو کوئی انتظار باقی نہیں ایسے مرکب کو **جملہ** SENTENSE کہتے ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ مرکّب کی دو قسمیں ہیں۔

مرکّب ناقص۔ لفظوں کا وہ مجموعہ جس سے پوری بات سمجھ میں نہ آئے جیسے اچھا لڑکا۔ زید کا نوکر۔

جملہ۔ لفظوں کا وہ مجموعہ ہے جس سے بات پوری معلوم ہو جیسے اچھّا لڑکا آیا۔ زید کا نوکر گیا۔

سوالات

(۱) کیا مفرد میں مرکب اور مرکب میں مفرد پایا جاسکتا ہے۔

(۲) مرکب کی قسمیں کتنی ہیں مع تعریف و مثال لکھو۔

سبق ۳۔ جملہ کی قسمیں

۱۔ لڑکا آیا۔

۲۔ زید نے نوکر کو مارا۔

۳۔ محمود بیمار ہوگیا۔

دیکھو پہلی مثال میں آیا فعل لازم ہے اور اس میں فعل و فاعل صرف دو ٹکڑے ہیں۔ دوسری مثال میں مارا فعل متعدی ہے اور اس میں فعل اور فاعل کے ساتھ مفعول بھی ہے۔ ان دونوں مثالوں کے جملے جملہ فعلیہ کہلاتے ہیں۔

لیکن تیسری مثال میں ہوگیا فعل ناقص ہے ایسے جملہ کو جملہ اسمیہ کہتے ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ جملہ کی دو قسمیں ہیں۔

جملہ فعلیہ۔ وہ جملہ ہے جس میں فعل لازم یا فعل متعدی ہو۔

جملہ اسمیہ۔ وہ جملہ ہے جس میں فعل ناقص ہو۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ:۔

جملہ فعلیہ میں اگر فعل لازم ہوگا تو چونکہ وہ اپنے فاعل پر ختم ہوجاتا ہے اس لئے اُس میں دو ہی ٹکڑے ہوں گے فعل اور فاعل۔ اور اگر فعل متعدی ہوگا تو چونکہ اُس کو فاعل کے علاوہ مفعول کی بھی ضرورت ہوتی ہے اس لئے اس میں تین ٹکڑے ہوں گے۔ فعل۔ فاعل۔ مفعول۔

جملہ اسمیہ میں چونکہ فعل ناقص ہوتا ہے اور اس میں فاعل (مبتدا) کے علاوہ کی بھی ضرورت ہوتی ہے اس لئے اس میں بھی تین ٹکڑے ہوں گے۔ مبتدا۔ خبر اور فعل ناقص۔

سوالات

(۱) جملوں کی قسمیں کس لفظ کے اعتبار سے ہوتی ہیں؟

(۲) اگر جملہ میں فعل متعدی ہو تو وہ کونسا جملہ ہوگا۔

(۳) جملہ فعلیہ اور اسمیہ کی دس دس مثالیں لکھو۔

سبق ۴۔ مرکب ناقص کی قسمیں

۱۔ لڑکا آیا۔ احمد سیب کھاتا ہے۔ موہن مالدار ہے۔

۲۔ اچھا لڑکا آیا۔ احمد کا بھائی کشمیر کا سیب کھاتا ہے۔ شریر موہن بڑا مالدار ہے۔

پہلی مثالوں میں آیا کا فاعل لڑکا ہے اور وہ کلمہ مفرد ہے اسی طرح کھاتا ہے کا فاعل احمد اور مفعول سیب دونوں مفرد کلمے ہیں۔ ہے فعل ناقص ہے اس کا مبتدا موہن اور خبر مالدار دونوں مفرد کلمے ہیں۔

لیکن دوسری مثال میں آیا کا فاعل اچھا لڑکا مفرد لفظ نہیں ہے بلکہ مرکب ہے اسی طرح کھاتا ہے کا فاعل احمد کا بھائی۔ اور مفعول کشمیر کا سیب یہ دونوں کلمے مرکب ہیں۔ اسی طرح ہے فعل ناقص کا مبتدا شریر موہن بھی مرکب ہے اور خبر بڑا مالدار بھی مرکب ہے۔

دیکھو فعل کو چھوڑ کر جملہ کے اور اجزا فاعل۔ مفعول۔ مبتدا اور خبر کبھی مرکب بھی ہوتے ہیں۔ اور یہ مرکب، مرکب ناقص ہیں۔ اوپر کی دوسری مثالوں میں دو قسم کے مرکب ناقص آئے ہیں (۱) اچھا لڑکا۔ شریر موہن۔ بڑا مالدار۔ اس کو مرکب توصیفی کہتے ہیں (۲) احمد کا بھائی۔ کشمیر کا سیب اس کو مرکب اضافی کہتے ہیں۔ مرکب ناقص تو کئی طرح کے ہوتے ہیں لیکن آسان اور ضروری مرکب ناقص تین ہیں۔

(۱) مرکب توصیفی (۲) مرکب اضافی۔ (۳) مرکب عطفی۔ (ان کا بیان آگے آتا ہے)۔

سوالات

(۱) جملے کے کون سے اجزا مرکب ہوتے ہیں؟

(۲) مرکب ناقص کی آسان قسمیں کتنی ہیں؟

سبق ۵۔ مرکب توصیفی (صفت۔ موصوف)

AOJECTIVAL COMPOUND

۱۔ اچھا لڑکا آیا۔

۲۔ شریر موہن، بڑا مالدار ہے۔

۳۔ سوہن کھٹا انار کھاتا ہے۔

دیکھو اچھا ایک ایسا لفظ ہے جو لڑکے کے متعلق کیفیت اور خصوصیت بتاتا ہے۔ اچھا صفت ہے اور لڑکا موصوف۔ اسی طرح شریر صفت

ہے اور موہن موصوف۔ بڑا صفت ہے اور مالدار موصوف۔ کھٹا صفت ہے اور انار موصوف۔

پہلے جملہ میں آیا کا فاعل نہ اکیلا اچھا کا لفظ ہے اور نہ اکیلا لڑکا کا لفظ۔ بلکہ اچّھا اور لڑکا دونوں مل کر آیا کا فاعل ہیں۔ اس مثال میں فاعل مرکب توصیفی ہے جو صفت اور موصوف سے مل کر بنا ہے۔

دوسرے جملہ میں ہے فعل ناقص کا مبتدا نہ اکیلا شریر ہے اور نہ تنہا موہن بلکہ شریر موہن یعنی صفت اور موصوف دونوں مل کر مبتدا ہیں۔ اس مثال میں مبتدا مرکّب توصیفی ہے۔

اسی طرح ہے فعل ناقص کی خبر نہ تنہا بڑا ہے نہ فقط مالدار بلکہ بڑا مالدار یعنی صفت موصوف دونوں مل کر خبر بنے ہیں یہاں خبر مرکّب توصیفی ہے۔

تیسرے جملہ میں کھاتا ہے کا مفعول نہ صرف کھٹا ہے اور نہ اکیلا انار بلکہ کھٹّا انار یعنی صفت موصوف دونوں مل کر مفعول بنے ہیں اس مثال میں مفعول مرکب توصیفی ہے۔

پس معلوم ہوا کہ :-

مرکّب توصیفی۔ وہ مرکب ناقص ہے جو صفت اور موصوف سے مل کر بنے یعنی ایک لفظ دوسرے کی کیفیت اور خصوصیت بتاتا ہو۔ اوپر کی مثالوں میں تم نے دیکھا کہ مرکب توصیفی فاعل بھی ہوسکتا ہے مفعول بھی ہوسکتا ہے۔ مبتدا بھی ہوسکتا ہے اور خبر بھی ہوسکتا ہے

اور مثالیں دیکھو۔

۱۔نیک لڑکا مرگیا۔(مرکب توصیفی۔فاعل)

۲۔میں نے الہ آبادی امرود کھایا (مرکب توصیفی۔مفعول)

۳۔الہ آبادی امرود میٹھا ہوتا ہے۔(مرکب توصیفی۔ مبتدا)

۴۔امرود بڑا میٹھا ہے (مرکب توصیفی خبر)

سبق ۶۔مرکب اضافی (مضاف الیہ۔مضاف)

POSSESSIVE COMPOUND

۱۔زید کا نوکر مرگیا۔

۲۔اُس نے زید کے نوکر کو مارا۔

۳۔زید کا نوکر بیمار ہوگیا۔

۴۔وہ زید کا نوکر ہے۔

دیکھو" زید کا نوکر" میں کا ایک ایسا حرف ہے جو زید اور نوکر دونوں میں تعلق اور لگاؤ پیدا کرتا ہے۔ اس تعلق کو اضافت کہتے ہیں جس کے ساتھ تعلق بتایا جائے اُسے مضاف الیہ کہتے ہیں جیسے زید کا نوکر میں زید۔ اور جس کا تعلق بتایا جائے اُسے مضاف کہتے ہیں جیسے اوپر کی مثالوں میں نوکر (اُردو میں پہلے مضاف الیہ آتا ہے پھر علامت اضافت پھر مضاف)۔

پہلی مثال میں مرگیا کا فاعل اکیلا زید یا اکیلا نوکر نہیں ہے بلکہ

زید کا نوکر یعنی مضاف الیہ اور مضاف دونوں مل کر آیا کا فاعل ہے۔ دوسری مثال میں زید مضاف الیہ اور نوکر مضاف دونوں مل کر مارا کا مفعول ہیں یہاں مرکب اضافی مفعول واقع ہوا ہے۔ تیسری مثال میں ہوگیا فعل ناقص ہے اس کا مبتدا زید کا نوکر یعنی مضاف الیہ اور مضاف دونوں مل کر ہے یہاں مرکب اضافی مبتدا ہے۔

چوتھی مثال میں ہے فعل ناقص کی خبر زید کا نوکر یعنی مضاف الیہ اور مضاف دونوں مل کر بنے ہیں دیکھو مرکب اضافی خبر ہے۔

پس معلوم ہوا کہ :-

مرکب اضافی - وہ مرکب ہے جو مضاف الیہ اور مضاف سے مل کر بنے۔

یاد رکھو مرکب اضافی کبھی فاعل۔ مفعول۔ مبتدا۔ خبر بن سکتا ہے۔ اوپر کی مثالوں کے علاوہ اور مثالیں دیکھو۔

۱۔ میرا مکان بن گیا (مرکب اضافی۔ فاعل)

۲۔ انھوں نے اپنا گھوڑا بیچ ڈالا۔ (مرکب اضافی۔ مفعول)

۳۔ کچھار کی زمین زرخیز ہے (مرکب اضافی۔ مبتدا)

۴۔ وہ میرا مکان ہے۔ (مرکب اضافی۔ خبر)۔

سبق ۷۔ مرکب عطفی (معطوف علیہ معطوف)

CONJUNCTIONAL COMPOUND

۱۔ زید اور عمرو آئے۔
۲۔ میں نے زید اور عمرو کو دیکھا۔
۳۔ زید اور عمرو کامیاب ہوئے۔
۴۔ وہ لوگ زید اور عمرو ہیں۔

دیکھو اوپر کی مثالوں میں اور حرف عطف ہے اس سے پہلے کا لفظ زید معطوف علیہ۔ اور اس کے بعد کا لفظ عمرو معطوف ہے۔ زید اور عمرو یہ سب مل کر مرکب عطفی ہیں۔ پہلے جملہ میں آئے کا فاعل پورا مرکب عطفی (زید اور عمرو) ہے اس مثال میں مرکب عطفی فاعل ہے۔ دوسرے جملہ میں دیکھا کا مفعول زید اور عمرو بھی معطوف علیہ اور معطوف دونوں مل کر بنے ہیں یہاں مرکب عطفی مفعول ہے تیسرے جملہ میں ہوئے فعل ناقص کا مبتدا زید اور عمرو یعنی معطوف علیہ اور معطوف دونوں مل کر بنے ہیں۔ یہاں مرکب عطفی مبتدا بنا ہے۔ چوتھے جملہ میں ہیں فعل ناقص کی خبر معطوف علیہ اور معطوف مل کر ہیں یہاں مرکب عطفی خبر بنا ہے۔

پس معلوم ہوا کہ:۔

مرکب عطفی۔ وہ مرکب ہے جو معطوف علیہ اور معطوف سے

مل کر بنے۔

اوپر کی مثالوں میں تم دیکھ چکے ہو کہ مرکب عطفی فاعل، مفعول، مبتدا اور خبر بن سکتا ہے۔ اور مثالیں دیکھو۔

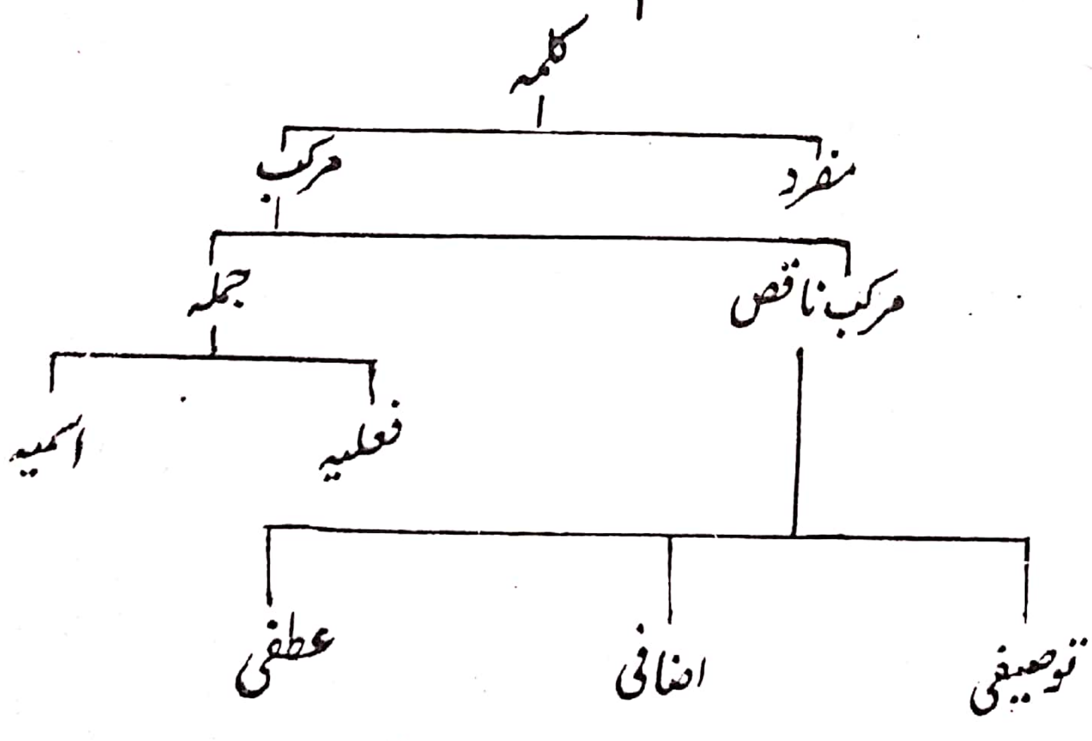
۱۔ تم یا موہن آئے تھے۔ (مرکب عطفی۔ فاعل)

۲۔ زید نے مکان اور باغ خریدا۔ (مرکب عطفی۔ مفعول)

۳۔ حمید اور رشید ناواقف تھے۔ (مرکب عطفی۔ مبتدا)

۴۔ وہ سعید اور فرید ہیں۔ (مرکب عطفی خبر)

علم نحو کا شجرہ



سراج القواعد کا پہلا حصّہ ختم ہوا